منکرین حدیث کی خوب خبر لی ہے۔

جانشین امیر شریعت سید ابو ذر بخاریؒ کا ایک قول ہے۔''فتنۂ انکارِ حدیث اور پرویزی تحریک، کمیونسٹوں کا شعبۂ اسلامیات ہے'' برصغیر کے بعد مصر اس فتنے کا زیادہ شکار ہوا کہ وہ ان دنوں روس کے زیر اثر تھا۔ ردّعمل کے طور پر وہاں اس کی تردید کے لیے زبردست لٹریچر بھی وجود میں آیا۔ صدر اسلام میں یہ فتنہ معتزلہ میں شروع ہوا اور اس وقت اس کی وجہ یونانی فلسفہ سے مرعوبیت تھی۔

انکارِ حدیث کے فتنے میں عقل پسندی کے گہرے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ منکرین حدیث کا کہنا ہے کہ وہی احادیث قابل قبول ہیں جو عقل انسانی کو اپیل کرتی ہیں حالانکہ اصولِ حدیث میں اسماء الرجال کے نام سے باقاعدہ ایک معیار قائم ہے کہ ہر محدث نے روایات کو صحیح اسناد کے ساتھ جمع کیا۔ راوی کے کردار، اس کے حالات، اس کا خاندان اور اس کی معاشرتی زندگی پر مفصل بحث کرتے ہوئے، ہر روایت کو پرکھا اور پھر فیصلہ دیا کہ یہ روایت صحیح ہے یا ضعیف۔

ماہنامہ ''محدث'' کی اس خصوصی اشاعت ''انکارِ حدیث'' کے موضوع پر بارہ جیّد علماء کے مقالہ جات شامل ہیں۔ عصر حاضر میں تہذیبِ مغرب سے مرعوب مسلمانوں کو مزید گمراہ کرنے اور عام مسلمانوں کو حجیتِ قرآن کے گناہ میں مبتلا کرنے، مسلمانوں میں ذہنی انتشار اور افتراق پیدا کرنے کا کام مسٹر پرویز کے پیروکاروں نے سنبھال رکھا ہے۔ اس لحاظ سے فتنۂ پرویزیت کی روک تھام بھی از بس ضروری ہے۔ مدیر اعلیٰ حافظ عبدالرحمٰن مدنی اور مدیر حافظ حسن مدنی کی اس اہم موضوع پر یہ شاندار اشاعت واقعی قابلِ تحسین ہے۔

جریدہ: ششماہی ''السیرۃ''

مدیر: سید فضل الرحمٰن / ضخامت: ۳۹۸ صفحات/ قیمت: ۱۲۵ روپے

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، اے۔17/4 ناظم آباد نمبر 4 کراچی

زیر نظر ''السیرۃ'' کا شمارہ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کیا گیا ہے کاغذ سفید، پرنٹنگ معیاری اور سیرت کے وقیع مقالات پر مشتمل ہے۔ مولانا سید محبوب حسن واسطی کا ''ختم نبوت اور تکمیل دین'' اور ڈاکٹر عبدالفتاح عبداللہ کا نبی خاتم ﷺ ترجمہ و تلخیص مولوی مختار احمد خاصے کی چیز ہیں۔ ''اداریئے میں'' اسلامی نظام حکومت کے بنیادی خدوخال کے عنوان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ مقتدر اعلیٰ، خلافت انسانی، علم وحکمت، مشاورت، مشورے کی شرعی حیثیت آپ ﷺ کا صحابہؓ سے مشورہ کرنا، اختلاف رائے کی صورت میں فیصلہ کا اختیار، عدل وانصاف، عدل کی اہمیت، عدلیہ کی بالادستی، احتساب ومواخذہ، اقتصادی نظام، بیع اور سود کے نفع کی مثال، جہاد و دفاع، جنگ میں کامیابی کا راز، خارجہ امور کے عنوانات کے ساتھ مقالے کو مزین کیا گیا ہے۔ پروفیسر علی محسن صدیقی کا مقالہ ''مدینے میں اسلام'' بھی قابل قدر ہے۔

''فرہنگِ سیرت'' کے عنوان پر ''السیرۃ'' کے مدیر حافظ سید فضل الرحمٰن نے بہت مفید کام کیا ہے۔ حروفِ ابجد کی

ترتیب سے اُن تمام عربی الفاظ کو ترتیب دے کر اُن کی وضاحت کی گئی ہے جن الفاظ کا تعلق رسول پاک ﷺ کی زندگی سے رہا ہے۔ چاہے وہ استعمال کی چیز ہو یا آپ کے صحابہ کرامؓ یا جگہ۔۸۲ صفحات پر مشتمل واقعی یہ ایک لغت مرتب کی گئی ہے کہ صرف اسی کے مطالعہ سے سیرت پاک کے کئی الفاظ اور معلومات کا ایک ذخیرہ قاری کو حاصل ہوسکتا ہے۔

ایسی خوبصورت اور معلومات سے پُر اشاعت پر اس جریدے کے مدیر اعلیٰ سید فضل الرحمٰن اور نائب مدیر سید عزیز الرحمٰن واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (تبصرہ: شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی)

کتاب: ''جمالِ یوسف''

مولف: مولانا عبدالقیوم حقانی / ضخامت: ۳۰۴ صفحات / قیمت: ۱۲۰ روپے

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، نوشہرہ (سرحد)

تاریخ کا یہ سنہری اصولِ تدریج و تخریج ہے کہ اصاغر اپنے اکابر کے خصائل و شمائل ضروری ترتیب و تدوین کے بعد نسل نو کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ حیات مستعارِ میں بانکپن پیدا کرنے کیلئے رہنمائی حاصل کرے۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کا تذکرہ وسوانح کتابی صورت میں لا کر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے اسی اصول کو اپنایا ہے۔ پاکستانی نژادنو پر ان کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے ایسی نادرۂ روزگار عبقری شخصیت کے حالات زندگی پر قلم اٹھایا ہے جس کے فقر و درویشی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اتباع سنت، محدثانہ جلال و کمال، تفقہ فی الدین، علمی وجاہت، اخلاقی محاسن، دعوت و تبلیغ کے کارناموں اور مجاہدانہ کردار پر ایک زمانہ شاہد عدل ہے۔ اعلائے کلمۃ الحق کیلئے ان کی مشکور مساعی نیز قادیانیت اور پرویزیت کے فاتحانہ تعاقب نے لوحِ تاریخ پر ان کی عظمت کے حسین و جمیل نقوش کندہ کر دیئے ہیں جو آنے والی نسلوں کیلئے نشانِ منزل کا حکم رکھتے ہیں۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں ان کے رہوار قلم کا جادو وطن عزیز کے علاوہ دیگر ممالک خصوصاً بلاد عرب میں سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ درس و تدریس حدیث میں وہ اپنے استاد مکرم محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا نقشِ ثانی تھے۔ اکابر میں ان کی محبوبیت سب سے سوا تھی۔ جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت بنوریؒ کا ملتان آنا ہوا تو حضرت امیر شریعت سے ملنے گھر تشریف لائے۔ کافی تعداد میں علماء کرام موجود تھے۔ حضرت مولاناؒ نے اس خیال سے کہ شاید حضرت امیر شریعت پہچان نہ پائیں تعارفاً کہا ''میں محمد یوسف'' حضرت امیر شریعتؒ دیکھتے سروقد کھڑے ہوگئے اور فرمایا ''نہیں انور شاہؒ'' اور ساتھ ہی حضرت بنوریؒ کی پیشانی پر محبت و شفقت اور حضرت انور شاہؒ کی عقیدت سے بھرپور بوسہ دیا۔

زیر نظر کتاب فی الحقیقت جمال یوسف ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملاحدہ اور مسٹر پرویز جیسے زنادقہ سے حضرت بنوریؒ کے مباحث اور ان کے تراشیدہ خیبثانہ سوالات واعتراضات کے دندان شکن جوابات، علمائے مصر کے ساتھ مسئلہ سود پر گفتگو سے انہیں صحیح اسلامی فکر کا قائل کر کے پاکستانی ابلیسوں کی سازش کو ناکام بنانا تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی قیادت، مدارس